رسالہ نمبر 94

سیّدی قطبِ مدینہ

(سیرتِ حضرتِ ضیاءُ الدّین احمد مَدَنی قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی

کے چند گوشے)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سیّدی قُطبِ مدینہ

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے مگر آپ یہ رِسالہ (20 صفحات) مکمَّل پڑھ کر ایک ولیِٔ کامل کی برکتوں سے اپنا ایمان تازہ کیجئے۔

100 حاجَتیں پوری ہوں گی

سلطانِ دوجہان، مدینے کے سلطان، رَحمتِ عالَمِیان، سروَرِ ذیشان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مجھ پر جُمُعہ کے دن اور رات 100 مرتبہ دُرُود شریف پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی 100 حاجتیں پوری فرمائے گا، 70 آخرت کی اور 30 دُنیا کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فِرِشتہ مقرَّر فرمادے گا جو اُس دُرُودِ پاک کو میری قبر میں یوں پہنچائے گا جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بِلا شبہ میرا علم میرے وِصال کے بعد وَیسا ہی ہوگا جیسا میری حیات میں ہے۔ (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۷ ص۱۹۹ حدیث۲۲۳۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ (رَاقِمُ الْحُرُوف) بچپن ہی سے اِمامِ اَہلسُنّت، ولیِ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت، پروانۂ شَمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلّت، حامیِ سنّت، ماحِیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت،

پیرِ طریقت، باعثِ خَیر و بَرَکت، امامِ عشق و محبّت حضرتِ علامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن سے مُتعارِف ہو چکا تھا، پھر جُوں جُوں شُعُور آتا گیا، **اعلیٰ حضرت** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی مَحَبَّت دل میں گھر کرتی چلی گئی۔ میں بِلا خوفِ لَومَۃِ لائِم (یعنی مَلامت کرنیوالے کی ملامت سے ڈرے بِغیر) کہتا ہوں کہ **ربُّ العلی** عَزَّوَجَلَّ کی پہچان **میٹھے میٹھے مصطَفٰے** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ذَرِیعے ہوئی تو مجھے **میٹھے میٹھے مصطَفٰے** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پہچان **امام احمد رضا** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے سبب نصیب ہوئی۔ مجھے آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے سلسلے میں داخِل ہونے کا شوق پیدا ہوا تو ایک ہی ہستی مرکزِ توجُّہ بنی، گو مشائخِ اہلسنّت کی کمی تھی نہ ہے، مگر ''پسند اپنی اپنی خیال اپنا اپنا۔'' اِس مقدّس ہستی کا دامن تھام کر ایک ہی واسِطے سے اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے نسبت ہو جاتی تھی اور اُس ہستی میں ایک کشِش یہ بھی تھی کہ اُس پر براہِ راست گنبدِ خضرا کا سایہ پڑ رہا تھا۔ **اُس** مقدس ہستی سے میری مُراد **حضرت شیخُ الفضیلت، آفتابِ رضویت، ضیاءُ الملّت، مُقتَدائے اہلسنّت، مُرید و خلیفۂ اعلیٰ حضرت، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، شیخُ العربِ وَ الْعَجَم، میزبانِ مہمانانِ مدینہ، قطبِ مدینہ،**

حضرتِ علامہ مولٰینا ضیاءُ الدّین احمد مَدَنی قادری رضوی عَلَیْہِ رَحمَۃُاللّٰہِ الْقَوِی کی ذاتِ گرامی ہے۔ میں نے عزمِ مصمم (مُ۔صَم۔مَم) کرلیا کہ اب کسی نہ کسی طرح مجھے ان کا مرید بننا ہے، چُنانچِہ میں نے غالباً ۱۳۹۶ھ (یعنی 1976ء) میں آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا **مدینۂ منوَّرہ** زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیماً کا پتا حاصل کیا۔ پتا حاصل کرنے کے بعد اپنے ایک کرم فرما مرحوم محمد آدم برکاتی صاحِب کو بتایا کہ میں نے حضرتِ **سیِّدی قطبِ مدینہ** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے بذریعۂ ڈاک بیعت (بَے۔عَت) کرنے کا تَہیَّہ کیا ہے۔ مرحوم آدم بھائی نے کہا: تم کراچی میں رہتے ہو اور وہ **مدینۂ منوَّرہ** زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیماً میں۔تم نے ابھی تک انہیں دیکھا تک نہیں ہے آخر **تصوُّرِشیخ** کس طرح کروگے؟ میں نے کہا: اس میں کون سی بڑی بات ہے اگر پیر کامل ہو تو خواب کے ذَرِیعے بھی یہ مسئلہ حل کرسکتا ہے ظاہری دُوری فُیوض وبَرَکات میں رُکاوٹ نہیں بن سکتی۔

اُسی رات (یعنی ربیعُ النّور شریف کی دسویں شب) جب سویا تو سوئی ہوئی قسمت انگڑائی لیکر جاگ اٹھی اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سچ مچ میرے ہونے والے پیرومُرشِد رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ میرے خواب میں تشریف لے آئے اور اتنی دیر تک جلوہ افروز رہے کہ ان کا نقشہ میرے ذِہن میں اچّھی طرح محفوظ ہوگیا اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آج بھی محفوظ ہے۔

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم : جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔(ابن سنی)

میں نے خوشی خوشی حضرتِ سیِّدی قطبِ مدینہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے خلیفہ مجازِ پیرِ طریقت حضرت الحاج علاّمہ مولٰینا حافِظ قاری محمد مُصلحُ الدین صدّیقی القادری عَلَیْہِ رَحمَۃُاللّٰہِ القوی کی خدمت میں حاضِر ہوکر اپنا خواب سنایا۔ انہوں نے مجھ سے حضرتِ سیِّدی قطبِ مدینہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا حُلیہ دریافت کیا، میں نے جو دیکھا تھا بیان کر دیا۔ اُنہوں نے اس کی تصدیق فرمائی کیوں کہ قبلہ قاری صاحِب رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ بارہا مدینۂ منوَّرہ زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تعظِیماً میں حضرتِ سیِّدی قطبِ مدینہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں حاضِری دے چکے تھے۔ پھر قاری صاحِب رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ ہی سے بسلسلۂ بیعت عریضہ لکھوا کر کراچی سے مدینۂ طیِّبہ زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تعظِیماً روانہ کیا۔ جواب نہ ملا۔ چند بار اِسی طرح عریضے بھیجے مگر جواب نَدارَد۔ میں بھی ہمّت ہارنے والا نہیں تھا۔ آخر کار ایک سال اور پانچ روز گزرنے کے بعد پھر قسمت چمکی، رات خواب میں زیارت ہوئی۔ میں حیران تھا کہ مُرید بھی نہیں بناتے، توجُّہ بھی نہیں ہٹاتے آخر مُعامَلہ کیا ہے؟ مجھے کیا معلوم تھا کہ اِنتظار کی گھڑیاں خَتْم ہوچکی ہیں۔ رات کو زِیارت کی پھر دن آیا اور مغرِب کی نَماز کے بعد پتا چلا کہ مدینۂ پاک زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تعظِیماً کی مشکبار فضاؤں کو چومتا ہوا جھومتا ہوا مُرشدی رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی بارگاہِ عِطر بیز و عنبر خیز سے قَبولیّت کا مُژدۂ جانفزا آ پہنچا ہے۔ اَلحمدُللّٰہِ علٰی اِحسانِہٖ۔ پھر جب ١٤٠٠ھ میں مُقدَّر نے یاوَری کی، سرکارِ مدینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کرم فرمایا تو جدّہ شریف کے

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پردس مرتبہ صبح اوردس مرتبہ شام دُرُودِپاک پڑھااُسے قیامت کے دن میری شَفاعت ملے گی۔(مجمع الزوائد)

ایئرپورٹ پر اتر کرمُحسن و کرم فرما اور اپنے پیر بھائی ساکنِ مدینہ الحاج صوفی محمد اقبال قادِری رضوی ضیائی سلمہُ الباری کی کار میں بیٹھ کرسیدھا مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً حاضِر ہوا۔ بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے بعدمُرشِدی رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کےآستانۂ عالیہ پرحاضِر ہوا، جب بےتاب نگاہیں مُرشِدی رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے چِہرۂ زیبا پر پڑیں تو دل کو گواہی دینی پڑی کہ یہ تووُہی نورانی چِہرہ ہے جسے بابُ المدینہ کراچی میں خواب میں دیکھ چکا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ

تصوُّر جماؤں تو موجود پاؤں

کروں بند آنکھیں تو جلوہ نُما ہیں (وسائلِ بخشش ص۳۰۶)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کم وبیش دوماہ مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً میں حاضِری کی سعادت حاصِل رہی اِس دوران تقریبًا روزانہ آستانۂ عالِیہ پر ہونے والی محفلِ نعت میں حاضِری دیتا رہا۔ بارہا شام کو بھی آستانۂ مُرشِدی رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ پرحاضِری نصیب ہوتی رہی۔ جب مدینۂ طیِّبہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً سے رخصت کی جاں سوز گھڑی آئی تو سر پر کوہِ غم ٹوٹ پڑا، بارگاہِ رسالت میں سلامِ رخصت عرض کرنے کے لئے چلا تو عجیب حالت تھی، محبوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی گلی کے درودیوار اور بَرگ وبار چومتا ہوا بڑھا چلا جارہا تھا۔ اِسی دوران محبوب صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی گلی کے ایک خار

(یعنی کانٹے) نے آنکھ کے پپوٹے پر پیار سے چٹکی بھرلی جس سے ہلکا سا خون اُبھر آیا۔

یہ زخم ہے طیبہ کا یہ سب کو نہیں ملتا
کوشش نہ کرے کوئی اِس زخم کو سینے کی

بَہَر حال مواجَہہ شریف پر حاضِر ہوکر سلام عرض کر کے روتا ہوا مسجدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف علٰی صاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے باہَر نکلا اور گرتا پڑتا مُرشِد کے آستانۂ عالیہ پر حاضِر ہوا اور مضطرِبانہ سر مُرشِد کے زانو پر رکھ دیا اور روتے روتے ہچکیاں بندھ گئیں۔ مُرشِدی رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے انتہائی مَحبَّت کے ساتھ سر پر دستِ شفقت پھیر کر بٹھایا اور ارشاد فرمایا: ''بیٹا تم مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا سے جا نہیں، آرہے ہو۔'' اُس وَقت مجھے اپنے ولیِّ کامل پیرومُرشِد رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کے اِس جملے کے معنٰی سمجھ میں نہیں آئے کیونکہ بظاہر میں جارہا تھا اور مُرشِد فرما رہے تھے: ''تم جا نہیں، آرہے ہو۔'' لیکن اب اچّھی طرح اِس جملے کے سربَستہ راز کو سمجھ چکا ہوں کیوں کہ یہ مُرشِد کی کرامت تھی اور میرا حسنِ ظن ہے کہ مُرشِد میرا مستقبل دیکھ چکے تھے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے طفیل مُرشِد کے صدقے مدینۂ پاک زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا کی اتنی بار حاضِری نصیب ہوئی ہے کہ مجھے یاد بھی نہیں کہ میں نے کتنی بار سفرِ مدینہ کیا ہے! یہ سب کرم کی بات ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرے مُرشِد کے صدقے اسی طرح مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا میں آنا جانا رہے اور آخر کار جنّتُ البقیع میں

مُرشِد کے قدموں میں مدفن نصیب ہوجائے۔

رہے ہرسال میرا آنا جانا یارسولَ اللّٰہ

بقیعِ پاک ہو آخر ٹھکانا یارسولَ اللّٰہ (وسائلِ بخشش ص١٠٠)

امامِ اہلسنّت نے دستار بندی فرمائی

سیّدی قطبِ مدینہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی ولادتِ باسعادت ١٢٩٤ھ 1877ء میں پاکستان کے ضِلع ضِیا کوٹ (دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں ''سیالکوٹ'' کو ''ضیاءالدین'' کی نسبت سے ''ضِیا کوٹ'' کہتے ہیں) میں بمقام ''کلاس والا'' ہوئی۔ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ حضرتِ سیّدُ ناصدِّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔ ابتدائی تعلیم ضِیا کوٹ (سیالکوٹ) میں حاصِل کی۔ پھر مرکز الاولیا لاہور شریف اور 22 خواجہ کی چوکھٹ دِہلی شریف میں کچھ عرصہ تحصیلِ علم کیا، بالآخر پیلی بھیت، (یوپی۔الھند) میں حضرتِ علامہ مولٰینا وصی احمد محدِّثِ سُورتی عَلَیْہِ رَحمَۃُاللّٰہِ القوی کی خدمت میں تقریباً چار 4 سال رَہ کرعُلوم ِدینیہ حاصِل کئے اور دورۂ حدیث کے بعد سندِ فراغت حاصِل کی۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! امامِ اہلسنّت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کے دستِ کرامت سے سیّدی قطبِ مدینہ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کی دستار بندی ہوئی۔ آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے امامِ اہلسنّت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے بیعَت بھی کی اور صرف 18 سال کی عمر میں اعلٰی حضرت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ سے سندِ خلافت بھی پائی۔

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابویعلیٰ)

کلی ہیں گلستانِ غوثُ الوریٰ کی
یہ باغِ رضا کے گُلِ خوشنما ہیں (وسائلِ بخشش ص۳۰۶)

بابُ المدینہ تا بغداد

سیّدی قطبِ مدینہ رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ تقریباً 24 سال کی عمر میں اپنے پیر و مُرشِد امامِ اہلسنّت رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ سے رخصت ہوکر ۱۳۱۸ھ (1900ء) میں بابُ المدینہ کراچی تشریف لائے۔ کچھ عرصہ یہیں گزار کر حُضو رِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃُ اللہ الاکرم سے خُصُوصی فیوض و برکات حاصل کرنے کے لئے بغدادِ مُعلّٰی حاضِر ہوئے۔ وہاں تقریباً چار 4 برس اِستِغراق کی کیفیّت رہی اور مجذوب رہے۔ عَروس البلاد بغداد میں 9 برس اور کچھ ماہ قِیام رہا۔

مدینۂ پاک میں حاضری

۱۳۲۷ھ، 1910ء میں سیِّدی قطبِ مدینہ رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ بغدادِ پاک سے براستہ دِمَشق (شام) بذرِیعۂ ریل گاڑی مدینۂ طیِّبہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تعظِیماً حاضِر ہوئے۔ اُن دنوں وہاں تُرکوں کی ''خدمت'' تھی۔

گنبد خضرا پہ آقا جاں مِری قربان ہو
میری دیرینہ یِہی حسرت شہِ اَبرار ہے (وسائلِ بخشش ص۱۲۲)

سات دن کا فاقہ

حضرتِ سیّدی قطبِ مدینہ رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: جب میں مدینۂ

منوَّرہ زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تعظِیماً حاضِر ہوا تو شُروع کے دنوں میں ایسا وقت بھی آیا کہ مجھ پر سات 7 دن کا فاقہ گزرا۔ ساتویں روز جب میں بھوک سے نِڈھال ہوگیا تو میرے پاس ایک پُر ہیبت بُزُرگ تشریف لائے اور انہوں نے مجھے تین 3 مشکیزے دیئے۔ ایک میں شہد، دوسرے میں آٹا اور تیسرے میں گھی تھا۔ مشکیزے دیکر یہ کہتے ہوئے تشریف لے گئے کہ میں ابھی بازار سے مزید اشیا لاتا ہوں۔ تھوڑی دیر بعد چائے کا ڈِبّا اور چینی وغیرہ لاکر مجھے دیئے اور فوراً واپَس چلے گئے۔ میں پیچھے لپکا کہ ان سے تفصیلات معلوم کروں مگر وہ غائب ہوچکے تھے۔ **قطبِ مدینہ** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں عرض کیا گیا: آپ کے خیال میں وہ کون تھے؟ انہوں نے فرمایا: میرے گمان میں وہ مدینے کے سلطان رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے چچا جان سیِّدُ الشُّہَدا سیِّدُنا حمزہ رضی اللہ تعالٰی عنہ تھے کیونکہ مدینۂ منوَّرہ زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تعظِیماً کی وِلایت انہی کے سِپُرد ہے۔

وہ عشقِ حقیقی کی لَذَّت نہیں پا سکتا
جو رنج و مصیبت سے دو چار نہیں ہوتا (وسائلِ بخشش ص۱۳۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ **سیِّدی قطبِ مدینہ** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ حضرتِ سیِّدُنا حمزہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے اور ہر سال 17 رَمَضانُ الْمبارَک کو سیِّدُنا حمزہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا عُرس شریف مناتے اور ایک روزہ سیِّدُنا حمزہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مزارِ پُر انوار پر افطار فرماتے تھے۔

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللّٰہ عزَّوجلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

مرحبا، مرحبا

حُضُور سیِّدی قطبِ مدینہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ پیکرِ علم وعمل تھے، اپنے گھر سے نکلنے اور بغدادِ مُعلّٰی کے قِیام اور مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا میں اقامت کے دوران جس قَدَر آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ پر امتحانات پیش آئے ان پر صبر و تحمل (تَ۔حَم۔مُل) آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ ہی کا حصّہ تھا۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نہایت ہی خَلیق (یعنی بااَخلاق) اور ملنسار تھے، اکثر جب آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں کوئی حاضر ہوتا تو **مرحبا! مرحبا!** کی صدا بلند فرماتے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عزَّوَجلَّ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ (راقم الحروف) بھی جب حاضرِ خدمت ہوتا تو کئی بار آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اپنی شیریں سُخَنی کے ساتھ "مرحبا بھائی الیاس! مرحبا بھائی الیاس!" فرما کر دل کو باغ باغ بلکہ باغِ مدینہ بنایا ہے۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نہایت ہی مُتَواضِع اور مُنکَسِرُ الْمزاج تھے۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ نے بارہا دیکھا ہے کہ جب آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں دعا کی درخواست پیش کی جاتی تو ارشاد فرماتے: "میں تو دعا گو بھی ہوں اور دعا جو بھی۔" یعنی دعا کرتا بھی ہوں اور آپ سے دعا کا طلبگار بھی ہوں۔

ضیا پیر و مُرشِد مِرے رہنما ہیں
سُرورِ دل و جاں مِرے دلرُبا ہیں (وسائلِ بخشش ص۳۰۶)

روزانہ مَحفلِ میلاد

حضرتِ سیِّدی قطبِ مدینہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی

علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے جُنون کی حد تک عشق تھا بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فَنافِی الرَّسول صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اعلٰی منصب پر فائز تھے۔ ذِکرِ رسول صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی آپ کا روز و شبانہ مشغلہ تھا۔ اکثر زیارت کے لئے آنے والے سے اِستِفسار فرماتے: آپ نعت شریف پڑھتے ہیں؟ اگر وہ ہاں کہتا تو اُس سے نعت شریف سَماعت فرماتے اور خوب مَحظُوظ ہوتے۔ بارہا جذباتِ تَـأَثُّر سے آنکھوں سے سَیلِ اشک رواں ہوجاتا۔ سارا ہی سال روزانہ رات کو آستانۂ عالیہ پر محفلِ میلاد کا انعِقاد ہوتا، جس میں مدنی، ترکی، پاکستانی، ہندوستانی، شامی، مصری، افریقی، سوڈانی اور دنیا بھر سے آئے ہوئے زائرین شرکت کرتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کو بھی کئی بار اس مقدس محفل میں نعت شریف پڑھنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ نے ایک خاص بات سیِّدی قطبِ مدینہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی محفل میں یہ دیکھی کہ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ اختِتام پر بطورِ تواضُع دعا نہیں فرماتے تھے بلکہ کسی نہ کسی شریکِ محفل کو دعا کا حکم فرما دیتے۔ دو ایک بار مجھ پاپی و کمینہ سگِ قطبِ مدینہ کو بھی اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَب یعنی ”حکم ادب پر فوقیت رکھتا ہے“ کے تحت آستانۂ عالیہ پر اختِتامِ محفلِ میلاد پر دعا کروانے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ دعا کے بعد روزانہ لازِمی لنگر شریف بھی ہوتا تھا۔

راتیں بھی مدینے کی باتیں بھی مدینے کی
جینے میں یہ جینا ہے کیا بات ہے جینے کی

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (حاکم)

طَمع نہیں، مَنع نہیں اور جَمع نہیں

حضرتِ سیِّدی قطبِ مدینہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ ایک کریمُ النَّفس اور شریفُ الفِطرت بُزُرگ تھے ان کی قُربت میں اُنس و مَحَبَّت کے دریا بہتے تھے اور سلفِ صالحین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبین کی یاد تازہ ہو جاتی، آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ سخی اور بَہُت عطا فرمانے والے تھے۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرمایا کرتے تھے: ''طَمع نہیں، مَنع نہیں اور جَمع نہیں۔'' یعنی ''لالچ مت کرو کہ کوئی دے اور اگر کوئی بغیر مانگے دے تو مَنْع مت کرو اور جب لے لو تو جَمع مت کرو۔'' جب آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو کوئی عِطْر پیش کرتا تو خوش ہو کر اُسے اِس طرح دُعا دیتے: ''عَطَّرَ اللّٰہُ اَیَّامَکُم'' یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے ایّام مُعَطَّر (خوشبودار) کرے۔ آپ کو شَہَنْشاہِ اُمَم، سرکارِ دو عالم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم اور حُضُور سیِّدُنا غوثُ الاعظم عَلَیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الاکرم سے بے حد اُلفت تھی، ایک بار فرمانے لگے: کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

بعدِ مُردن رُوح و تن کی اِس طرح تقسیم ہو
روح طیبہ میں رہے لاشہ مِرا بغداد میں

غوثِ اعظم نے مدد فرمائی

سیِّدی قطبِ مدینہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ مجھ پر فالج کا شدید حملہ ہوا اور میرا آدھا جسم مَفلوج ہو گیا، عَلالَت (یعنی بیماری) اِس قدر بڑھی کہ سب

لوگ یِہی سمجھے کہ اب یہ جاں بَر نہ ہو(یعنی زندہ نہ بچ) سکیں گے۔ ایک رات میں نے رو رو کر بارگاہِ سرورِ کائنات صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم میں فریاد کی، یارسولَ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم مجھے میرے پیرو مُرشِد، میرے امام احمد رضا خان رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہ نے خادِم بنا کر حضور صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے آستانے پر بھیجا ہے، اگر یہ بیماری کسی خطا کی سزا ہے تو مُرشِدی کا واسِطہ مجھے مُعاف فرما دیجئے۔ اسی طرح حضور غوثِ پاک اور خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللّٰہ تعالیٰ علیہما کی سرکاروں میں بھی اِستِغاثہ پیش کیا (یعنی فریاد کی)۔ جب مجھے نیند آ گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے پیرو مُرشِد سیِّدی اعلیٰ حضرت امام **احمد رضا خان** رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ دو نورانی چِہرے والے بُزُرگوں کے ہمراہ تشریف لائے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک بُزُرگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ضِیاءُ الدّین! (رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ) دیکھو! یہ حُضُور سیِّدُنا **غوثُ الاعظم** علیہ رَحمَۃُ اللہ الاکرم ہیں اور دوسرے بُزُرگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اور یہ حُضُور **خواجہ غریب نواز** رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں۔ حُضُور غوثِ اعظم علیہ رَحمَۃُ اللہ الاکرم نے میرے جسم کے مفلوج (یعنی فالج زدہ) حصّے پر اپنا دستِ شِفا پھیرا اور فرمایا: **اٹھو!** میں خواب ہی میں کھڑا ہو گیا۔ اب یہ تینوں بُزُرگ نَماز پڑھنے لگے۔ پھر میری آنکھ کُھل گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں تندُرُست ہو گیا۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

مُرشِدی مجھ کو بنا دے تو مریضِ مصطفٰے

از پئے احمد رضا یا غوثِ اعظم دستگیر

اِمدادِ مصطفٰے

سیّدی قطبِ مدینہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں مجھے محفلِ میلاد[1] کرنے کے مقدّس جُرم میں **مدینۂ منوّرہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیماً سے نکالنے کی مُتَعَدِّد بار کوشش کی گئی لیکن بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم میں حاضِر ہو کر فریاد کرتا تو کوئی نہ کوئی سبب **مدینۂ منوّرہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیماً میں حاضِر رہنے کا بن جاتا۔ ایک بار تو پولیس نے میرا سامان گھر سے اُٹھا کر باہَر پھینک دیا! میں پریشان ہو کر گلی میں کھڑا تھا۔ سپاہیوں کی نظریں جُوں ہی غافِل ہوئیں، میں تڑپتا ہوا روضۂ انور پر حاضِر ہو گیا اور رو رو کر فریاد کی۔ جب دل کا بوجھ ہلکا ہوا، میں واپَس اپنی گلی میں پہنچا تو پولیس نے خود ہی سامان اندر رکھ دیا تھا اور مجھے بتایا گیا کہ آپ کی شہر بدری کا آرڈر منسوخ کر دیا گیا ہے۔

وَاللہ! وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے

اِتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ! کرے دل سے (حدائقِ بخشش شریف)

یا رسولَ اللہ! کہاں پھنس گیا

واقِعی سرکارِ دوعالم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم اپنے مہمانوں پر بے حد کرم

مدینہ

[1] اُن دنوں اور تادمِ تحریر عَرَب شریف میں گورنمنٹ کی طرف سے ''محفلِ میلاد'' پر پابندی ہے۔

فرماتے ہیں۔ سن ۱۴۰۰ھ (1980ء) میں سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ جب پہلی بار مدینۃ طیّبہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً حاضِر ہوا تھا اور شاید مدینے کی حاضِری کی وہ پہلی یا دوسری شب تھی، رات کافی گزر چکی تھی، مسجدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف علٰی صاحِبِھا الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کے باہَر بابِ جبرئیل عَلَیْہِ السّلام کی جانب اِس انداز پر گنبدِ خضرا کے جلوے لُوٹ رہا تھا کہ کبھی والہانہ انداز میں گنبدِ خضرا کی طرف بڑھتا چلا جاتا تو کبھی اُسی سَمْت رخ کئے اُلٹے قدم پیچھے ہٹنے لگتا۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ڈیوٹی پر مُتَعَیَّن ایک پولیس والے نے مجھے للکارا اور پکڑ لیا اُس کا ساتھی دیوار سے ٹیک لگا کر اُونگھ رہا تھا۔ اس کو اس نے ٹھوکر مار کر کہا: قُم (یعنی اٹھ) وہ ایک دم ''مشین گن'' تان کر میرے سامنے کھڑا ہو گیا! ایک پولیس والا میری زُلفیں کھینچنے لگا، ایک یا دو سال قبل کعبۃُ اللّٰہِ الْمُشَرَّفہ پر جن دَہشت گردوں نے قبضہ کر کے وہاں کی بے حُرمتی کی تھی، جس سے دنیا کا ہر مسلمان تڑپ اُٹھا تھا غالِباً وہ سب لوگ لمبی لمبی زُلفوں والے تھے تو ہو سکتا ہے پولیس نے مجھے بھی اُن کا آدمی سمجھا ہو، اُنہوں نے مجھ سے پاسپورٹ طلب کیا۔ اِتّفاق سے اُس وقت وہ میرے پاس موجود نہیں تھا بلکہ قِیام گاہ پر تھا، اب تو میں بالکل ہی پھنس گیا تھا، یہ دونوں مل کر مجھے ایک کوٹھڑی پر لائے اس کا تالا کھولا اور اندر دھکیلنے لگے، رات کافی گزر چکی تھی، مجھے پیشاب کی حاجت ہو رہی تھی اور مجھے ایک دم فکر لاحق ہو گئی کہ اِس کوٹھری کے اندر طہارت وضُو کر کے نمازِ فجر کیسے ادا کر پاؤں گا! میں گھبرا گیا اور بے ساختہ میری زَبان سے اپنی مادری زبان میمنی میں فریاد کے کلمات جاری ہو گئے جس کا

اردو ترجمہ ہے،''یارسولَ اللہ !صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کہاں پھنس گیا!''اب تو اور بھی ڈرا کہ میں نے ''یارسولَ اللہ !صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم'' کی صدا لگادی ہے لہٰذا شاید مجھ پر شدید ظلم ہوگا کیوں کہ بدقسمتی سے وہاں کا ''مُسلَّط طبقہ'' یا رسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کہنے والوں کو اچّھی نظر سے نہیں دیکھتا مگر کیا خوب کرم ہوا کہ جوں ہی میرے منہ سے یارسولَ اللہ! صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صدا نکلی، میری بے کسی اور گھبراہٹ دیکھ کر پولیس والوں کی ہنسی نکل گئی اور اُنہوں نے کوٹھڑی کے دروازے پر تالا لگادیا اور مجھے چھوڑ دیا۔

جب تڑپ کر یارسولَ اللہ! کہا
فوراً آقا کی حمایت مل گئی (وسائلِ بخشش ص ۱۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غائبانہ ہستیوں کی آمد

حُضور سیِّدی قطبِ مدینہ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ پر وصال سے دو ماہ قبل کچھ عجیب سی کیفیت طاری تھی۔ کچھ ارشاد فرماتے تو سمجھ میں نہ آتا، بعض اوقات بار بار فرماتے: آیئے قبلہ مَن! تشریف لایئے! ایک بار حاضِرین نے دیکھا کہ آپ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ ہاتھ جوڑ کر کسی سے اِلتجا کر رہے ہیں: مجھے مُعاف فرمادیجئے، کمزوری کے باعث میں تعظیم کے لئے اُٹھ نہیں پارہا۔ کچھ دیر کے بعد حاضِرین کے اِستِفسار (یعنی پوچھنے) پر ارشاد فرمایا:

ابھی ابھی حضرتِ سیِّدُ نا **خضر** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ، حضورِ سرکارِ بغداد سیِّدُ نا **غوثِ اعظم** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ اور میرے **پیرو مرشِد** اعلیٰ حضرت **امام احمد رضا خان** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ تشریف لائے تھے۔

وصال شریف و جنازۂ مبارکہ

۴ ذُوالحجّۃِ الحرام ۱۴۰۱ھ (2-10-81) بروزِ جُمعہ مسجدُالنَّبَوِیِّ الشَّریف علٰی صاحِبِہا الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کے مُؤَذِّن نے ''اَللّٰہُ اکبر اَللّٰہُ اکبر'' کہا اور سیِّدی **قُطبِ مدینہ** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے **کلمہ شریف** پڑھا اور آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کی روح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کرگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن ٥ بعدِ غسل شریف کفن بچھا کر سرِ اَقدس کے نیچے **سرکارِ مدینہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے حُجرۂ مَقصُورہ شریف کی خاک مبارک رکھی گئی، **آمِنہ** رضی اللہ تعالٰی عنہا کے دلبر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی قبرِ انور کا غُسّالہ (غُس۔سالہ) شریف اور مختلف تبرکات (تَ۔بَر۔رُکات) ڈالے گئے۔ پھر کفن شریف باندھا گیا۔ بعد نمازِ عصر دُرُود وسلام اور قصیدۂ بُردہ شریف کی گونج میں **جنازۂ مبارکہ** اٹھایا گیا۔

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے
محبوب کی گلیوں میں ذرا گھوم کے نکلے

بِالآخر بے شمار سوگواروں کی موجودگی میں سیِّدی **قُطبِ مدینہ** رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی

علیہ کو ان کی آرزو کے مطابِق جنّتُ الْبقیع کے اُس حصّے میں جہاں اہلبیتِ اطہار عَلَیْھِمُ الرِّضوان آرام فرما ہیں، وہاں سیِّدَۃُ النِّسا فاطمۃُ الزّہرا رضی اللہ تعالٰی عنہا کے مزارِ پُرانوار سے صرف دو گز کے فاصلے پر سپردِ خاک کیا گیا۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"چل مدینہ" کے سات حُرُوف کی نسبت سے قطبِ مدینہ کے 7 ملفوظات

۞ جو شریعت کا پابند نہیں وہ طریقت کے لائق نہیں ۞ خواہش پرستی مُہلِک رفیق ہے اور بُری عادت زبردست دشمن ہے ۞ جو شخص اپنے کام کو پسند کرتا ہے اس کی عقل میں فُتُور آ جاتا ہے ۞ دولت کی مستی سے خدا عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگو، اس سے بہت دیر میں ہوش آتا ہے ۞ دنیا بَہُت بُری چیز ہے جو اس میں پھنسا وہ پھنستا ہی چلا جاتا ہے اور جو اِس سے دُور بھاگتا ہے اُس کے قدموں میں ہوتی ہے ۞ کسی نیک عمل کی توفیق ہونا ہی قبولیت کی نشانی ہے ۞ مدینۂ منوّرہ زادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیماً میں اگر کسی کا خط پڑھا جاتا ہے یا اس کا ذِکر کیا جاتا ہے یا اس کا نام لیا جاتا ہے تو یہ اس کی خوش نصیبی ہے۔

فرمانِ مُصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم: جوشخص مجھ پردُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔ (طبرانی)

عاشقِ مصطفٰے ضیاءُ الدین

عاشقِ مصطفٰے ضِیاءُ الدین — زاہد و پارسا ضِیاءُ الدین
دلبر و دلربا ضِیاء الدین — میرے دل کی ضِیا، ضیاءُ الدین
تم کو قطبِ مدینہ یامرشد! — عُلَما نے کہا ضیاءُ الدین
یہ شَرَف کم نہیں شَرَف کہ میں — ہوں مرید آپکا ضیاءُ الدین
مجھ کو اپنا بناؤ دیوانہ — بہرِ غوثُ الورٰی ضیاءُ الدین
چشمِ رحمت بسُوئے مَن[1] مُرشِد — بہرِ احمد رضا ضیاءُ الدین
ایسا کردے کرم رہیں یارب! — مجھ سے راضی سدا ضیاءُ الدین
کیسے بھٹکوں گا کہ ہیں میرے تو — رہبر و رہنما ضیاءُ الدین
ایک مدت سے آنکھ پیاسی ہے — اپنا جلوہ دکھا ضیاءُ الدین
مرضِ عصیاں سے نیم جاں ہوں میں — مجھ کو دیدو شِفا ضیاءُ الدین
چشمِ تر اور قلبِ مُضطَر دو — بہرِ حَمزہ شہا ضیاءُ الدین
میری سب مشکلیں ہوں حل مُرشِد — میرے مشکل کُشا ضیاءُ الدین
پون سو سال تک مدینے میں — تم نے بانٹی ضِیا، ضیاءُ الدین
جامِ عشقِ نبی پلا ایسا — ہوش میں آؤں نا ضیاءُ الدین
میرے دشمن ہیں خون کے پیاسے — مجھ کو ان سے بچا ضیاءُ الدین
آہ! طوفاں میں ہے گھِری نیّا — اے مرے ناخُدا ضیاءُ الدین
موت آئے مجھے مدینے میں — کردو حق سے دعا ضیاءُ الدین
مجھ کو دیدو بقیعِ غَرقَد میں — اپنے قدموں میں جا ضیاءُ الدین
حشر میں دیکھ کر پکاروں گا — مرحبا مرحبا ضیاءُ الدین
مصطَفٰے کا پڑوس جنّت میں — مجھ کو حق سے دِلا ضیاءُ الدین

بے عمل ہی سہی مگر عطّار
کس کا ہے؟ آپکا ضیاءُ الدین

[1] بسُوئے مَن یعنی میری طرف

فہرس

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
100 حاجتیں پوری ہوں گی	1	غوثِ اعظم نے مدد فرمائی	12
امامِ اہلسنّت نے دستار بندی فرمائی	7	اِمدادِ مصطفٰے	14
بابُ المدینہ تا بغداد	8	یا رسولَ اللّٰہ! کہاں پھنس گیا	14
مدینۂ پاک میں حاضری	8	غائبانہ ہستیوں کی آمد	16
سات دن کا فاقہ	8	وصال شریف وجنازۂ مبارکہ	17
مرحبا، مرحبا	10	قطبِ مدینہ کے 7 ملفوظات	18
روزانہ محفلِ میلاد	10	عاشقِ مصطفٰے ضیاءُ الدین	19
طَمع نہیں، مَنع نہیں اور جَمع نہیں	12		

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحَلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ۞ سنتوں کی تربیت کے لئے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ۞ روزانہ ''**فکرِ مدینہ**'' کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مدنی انعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''**مدنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل

ISBN 978-969-631-653-4
0109033

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net